غزلیں

ڈاکٹر مجاہد فراؔز

○

زندگی تجھ سے ہمیں کوئی گلہ ہی کب ہے
ہم نے جینے کی طرح تجھ کو جیا ہی کب ہے

حبس میں رہنے کا عادی انھیں ہونا ہی تھا
بند کمروں کے مقدّر میں ہوا ہی کب ہے

ہچکیاں اس کو پریشان بھی کیسے کرتیں
ان دنوں میں نے اسے یاد کیا ہی کب ہے

بوجھ سانسوں کا اُٹھاتے ہوئے تھک ہار گیا
پھر بھی لگتا ہے کوئی کام کیا ہی کب ہے

اس بلندی سے اسے نیچے بھی آنا ہے کبھی
حاکمِ وقت کو یہ بات پتہ ہی کب ہے

ایک اک سانس تعلق میں سزا لگتی ہے
بدگمانی ہو تو جینے کا مزہ ہی کب ہے

ایک تصویر فقط، ایک ہی ہے نام فقط
دل کے کاغذ پہ کوئی اور سجا ہی کب ہے

سارے کردار کہانی کے زباں رکھتے تھے
سننے والوں نے مگر ان کو سنا ہی کب ہے

دیکھتے دیکھتے وقت آگیا رخصت کا فراؔز
اور جو کچھ مجھے کہنا تھا کہا ہی کب ہے

6-107/C، اصالت پورہ، مرادآباد، موبائل: 9997259025

میکشؔ اجمیری

○

اشک بن کر رہ گئے ہیں ترجمانِ آرزو
دل لرز کر دے رہا ہے امتحانِ آرزو

بے رخی کے ساتھ وہ ہی پیش آنے لگ گیا
ہم جسے سمجھا کئے تھے اپنا جانِ آرزو

زخم جو تازہ تھے کل تک آج بھی تازہ ہیں وہ
رہ گئے ہیں بس یہی تو کچھ نشانِ آرزو

ان سے مل کر آرہا ہے آج لطفِ زندگی
جگمگاتا ہی رہے گا آسمانِ آرزو

کتنے برسوں سے اسے سنتے سناتے آئے ہیں
ختم ہی ہوتی نہیں ہے داستانِ آرزو

کس طرح ان کو سرِ محفل میں دوں پیغامِ دل
کیوں نہ نظروں کو بنا لوں میں زبانِ آرزو

آج میکشؔ ساقیِ گلریز ہے ہم سے خفا
آج تشنہ رہ نہ جائیں تشنگانِ آرزو

موتی بازار، نماہیڑہ (راجستھان)